دار الافتاء
فتوی نمبر

27482

باسمہ تعالیٰ

کیا فرماتے ہیں مفتیانِ کرام مسئلہ کے بارے میں کہ :

عبدالرزاق مرحوم ایک بیوہ، چار بچے، ایک بچی (سب نابالغ ہے) چھوڑ کر کچھ عرصہ قبل انتقال کر گیا، مرحوم مزدوری کے سلسلہ میں بچوں سمیت کراچی کے علاقہ فرید کالونی میں مقیم تھا، اسی کالونی میں مرحوم کے چچازاد بھائی اور سسر (عبیداللہ مرحوم) اور اُن کے بیٹے رہائش پذیر تھیں، اور اب بھی ہیں، مرحوم کے بیماری کے دوران اُن کے سالے ان کی خدمت، علاج معالجہ، اور تیمارداری کرتے رہے، یہیں عبدالرزاق کا انتقال ہوا، اور مرحوم کا بیوہ، بچوں سمیت اب بھی وہاں اپنے بھائیوں کیساتھ مقیم ہیں، بچے وہیں پڑھ رہے ہیں، مرحوم کا ایک ہی باپ شریک بھائی (عبدالطیف) تھا، جو مرحوم سے کافی عرصہ پہلے وفات ہو چکا تھا، اب مرحوم کا نہ کوئی بھائی ہے، اور نہ باپ، داد، نیز عبدالطیف مرحوم کے تین بیٹے ہیں، اور تینوں صاحب اولاد ہے۔

اب عبدالرزاق مرحوم کا ضلع شانگلہ میں واقع جائیداد کی دیکھ بھال اور سنبھالنے، اور اُن کے بچوں کی کفالت، پرورش، تعلیم و تربیت کا مسئلہ ہے، عبدالرزاق مرحوم کے بھتیجے (اُن کے علتی بھائی کے بیٹے) عبدالرحمٰن وغیرہ سمجھتے ہیں، کہ وہ اس جائیداد کے سنبھالنے کا زیادہ حقدار ہے، اور ان کے بچوں کو سنبھالیں، جبکہ عبدالرزاق مرحوم کا ایک چچازاد بھائی خود اور دوسرے چچازاد بھائی (مرحوم کے سسر کے بیٹے) اور (عبدالرزاق کے سالے) مرحوم کے بیوی کے بھائی اور ان کے بچوں کے ماموں (فریداللہ وغیرہ) چاہتے ہیں، کہ وہ ان کی جائیداد کو سنبھالیں، اور ان کی بچوں کی نگہداشت کریں، فریداللہ وغیرہ کا کہنا ہے، کہ وہ عبدالرحمٰن وغیرہ کو یہ پیشکش کر چکے ہے، کہ آپ آئیں اور ان بچوں کو سنبھالیں، اور ان کو یہیں پڑھائیں

(جاری)

مگر ان کا کہنا تھا کہ میں ان کو یہاں نہیں سنبھال سکتا، البتہ ان کو گاؤں بھیج دوں گا، گاؤں میں رہیں گے، عزیز اللہ کا کہنا ہے کہ گاؤں میں ان کی تعلیم کا حرج ہوگا، اب سوال یہ ہے کہ:

(۱) ۔۔۔ از روئے شرع مرحوم کے بچوں کی پرورش اور تربیت کا حق کس کو حاصل ہے؟

(۲) ۔۔۔ بچوں کا نان و نفقہ کا خرچہ اور دیکھ بھال کس کے ذمے لازم ہے؟

(۳) ۔۔۔ عبدالرزاق مرحوم کا ضلع شانگلہ میں واقع جائیداد کی دیکھ بھال اور سنبھالنے کا زیادہ حقدار کون ہے، مرحوم کے بھتیجے یا مرحوم کے چچازاد بھائی جوان کے سالے بھی ہیں، اور ان کے بیٹے؟

مستفتی
عبداللہ ضلع شانگلہ
رابطہ نمبر 0346-9602198

دار الافتاء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداًومصلیًا

(۱)۔۔۔ مذکورہ صورت میں لڑکوں کی عمر سات سال ہونے تک اور لڑکی کے بالغ ہونے تک ان کی حقِ تربیت اور حقِ پرورش شرعاً ان کی ماں کو حاصل ہے۔بشرطیکہ اس دوران وہ کوئی ایسا کام نہ کریں، جس کی وجہ سے اس کی حقِ پرورش ختم ہوجائے، مثلاً: وہ کسی ایسے شخص سے نکاح کریں جو بچوں کے حق میں ذی رحم محرم نہ ہو، اگر ایسا کیا تو اس کا حقِ پرورش ختم ہوجائے گا، اور یہ حقِ پرورش بچوں کی نانی کو ملے گا، اگر نانی زندہ نہ ہو یا وہ پرورش نہ کرنا چاہے، پھر حقِ پرورش دادی کو ملے گا۔

مذکورہ صورت میں چونکہ بچے اپنی ماں کے زیرِ پرورش ہیں ،لہذا مرحوم کے بھتیجے اور چچازاد بھائیوں کو حقِ پرورش حاصل نہیں ہے۔

الدر المختار (۳/ ۵۶۲)

(ثم) أي بعد الأم بأن ماتت، أو لم تقبل أو أسقطت حقهاأو تزوجت بأجنبي (أم الأم) وإن علت عند عدم أهلية القربى (ثم أم الأب وإن علت) بالشـــرط المذكور وأما أم أبي الأم فتؤخر عن أم الأب بل عن الخالة أيضـــا بحر (ثم الأخت لأب وأم ثم لأم) لأن هذا الحق لقرابة الأم (ثم) الأخت (لأب) ثم بنت الأخت لأبوين ثم لأم ثم لأب (ثم الخالات كذلك) أي لأبوين، ثم لأم ثم لأب، ثم بنت الأخت لأب ثم بنات الأخ (ثم العمات كذلك)

(۲)۔۔۔ مرحوم کے بچوں کا نان ونفقہ ان کے اپنے ذاتی مال سے ادا کیا جائے گا، اور اگر بچوں کی ملکیت میں ان کا ذاتی مال موجود نہ ہو، یا ان کی اخراجات کے لئے کافی نہ ہو اور ان کی والدہ مالدار ہو تو ان کا نان ونفقہ ماں پر واجب ہو گا، ورنہ اگر بچوں کے ماموں (فرید اللہ وغیرہ) اور پھوپھیاں اور خالائیں مالدار ہیں ،تو ان پر (اثلاثا) یعنی ایک تہائی ماموں پر جبکہ دو تہائی پھوپھیوں اور خالاؤں پر واجب ہو گا، اور اگر عورتوں کے لئے یہ ذمہ داری پوری کرنا مشکل ہوتی ہو، تو بچوں کے ماموں (فرید اللہ وغیرہ) کو چاہیے کہ ان کے نان ونفقہ کا اہتمام کریں۔

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (۳/ ۶۱۳)

وفي المنية: أب معســـر وأم موســـرة تؤمر الأم بالإنفاق ويكون دينا على الأب وهي أولى من الجد الموســـر،في جوامع الفقه: إذا لم يكن للأب مال والجد أو الأم أو الخال أو العم موسر يجبر على نفقة الصـغير ويرجع بها على الأب إذا

أيسر، وكذا يجبر الأبعد إذا غاب الأقرب؛ فإن كان له أم موسرة فنفقته عليها؛ وكذا إن لم يكن له أب إلا أنها ترجع في الأول. اهـ فتح.

وفيه ايضاً (۳/ ۶۳۰)

(والمعتبر فيه) أي الرحم المحرم (أهلية الإرث لا حقيقته) إذ لا يتحقق إلا بعد الموت، فنفقة من له خال وابن عم على الخال؛ لأنه محرم؛

الفتاوى الهندية (۱/ ۵۶۶)

، ولو كان له عمة لأب وأم وخال لأب وأم فالنفقة عليهما أثلاثا ثلثاها على العمة وثلثها على الخال، وكذلك لو كان خال وخالة من قبل الأب والأم فإن النفقة عليهما أثلاثا، ولو كان له خال من قبل الأب والأم وابن عم لأب وأم فالنفقة على الخال، والميراث لابن العم؛ لأن شرط وجوب النفقة هو أن يكون ذو الرحم المحرم من أهل الميراث،

(۳)۔۔۔مرحوم کے ضلع شانگلہ میں واقع جائیداد کو شریعت کے حکم کے مطابق ورثاء میں تقسیم کرنا ضروری ہے،اور مرحوم کے نابالغ بچوں کے حصہ کی جائیداد کی دیکھ بھال کے لئے چونکہ یہاں پر بچوں کے باپ نے کسی کو وصی (نگران) مقرر نہیں کیا اور بچوں کا دادا حیات نہیں ہے،لہذا مذکورہ صورت میں نابالغ بچے چونکہ اپنی ماں کی زیر تربیت ہیں اس لئے نابالغ بچی کے بالغ ہونے تک اور نابالغ بچوں کی عمر سات سال ہونے تک ان کا مال ان کی ماں کی نگرانی اور حفاظت میں رہے گا،اور اس میں سے ضرورت کے مطابق ماں ان بچوں کے کھانے پینے اور کپڑے وغیرہ ضروریات کے لئے خرچ کر سکتی ہے،اور جو مال بچے گا وہ بچوں کے بالغ ہونے کے بعد ان کو دیا جائے گا۔

المستفاد من التبویب(۱۳۵۶/ ۷۰)

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (۶/ ۷۱۴)

فلو مات الأب ولم يوص فالولاية لأبي الأب ثم وصيه ثم وصي وصيه فإن لم يكن فللقاضي ومنصوبه،-----وأما وصي الأخ والأم والعم وسائر ذوي الأرحام ففي شرح الإسبيجابي أن لهم بيع تركة الميت لدينه أو وصيته إن لم يكن أحد ممن تقدم لا بيع عقار الصغار إذ ليس لهم إلا حفظ المال ولا الشراء للتجارة ولا التصرف فيما يملكه الصغير، من جهة موصيهم مطلقا لأنهم بالنظر إليه أجانب، نعم لهم شراء ما لا بد منه من الطعام والكسوة وبيع منقول ورثة اليتيم من جهة الموصي لكونه من الحفظ لأن حفظ الثمن أيسر من حفظ العين اهـ

الهداية في شرح بداية المبتدي (۴/ ۵۴۰)

"وطعام الصغار وكسوتهم" لأنه يخاف موتهم جوعا وعريا "ورد الوديعة بعينها ورد المغصوب والمشترى شراء فاسدا وحفظ الأموال وقضاء الديون" لأنها ليست من باب الولاية فإنه يملكه المالك، وصاحب الدين إذا ظفر بجنس حقه وحفظ المال يملكه من يقع في يده فكان من باب الإعانة.------------------------------والله سبحانه وتعالى اعلم

زاہد اللہ
زاہد اللہ غفرلہ ولوالدیہ
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
۱۷/ جمادی الاولی / ۱۴۴۱ھ
۱۲/ جنوری / 2020ء

الجواب صحیح
نائب مفتی جامعہ دار العلوم کراچی
۲۰/ جمادی الاولی / ۱۴۴۱ھ
۱۵/ جنوری / 2020ء

الجواب صحیح

۲۱/ ۶/ ۱۴۴۱ھ

الجواب صحیح
محمد طاہر عفی اللہ
۲۱/ ۶/ ۱۴۴۱ھ